تبصرہ نگار: ح۔ح

تعارف وتبصرہ

تبصرے کے لیے کتاب کے دو نسخے ارسال کرنا ضروری ہے۔ پمفلٹ نما کتابچوں پر تبصرہ نہیں کیا جائے گا۔ ———— (ادارہ)

قرآن کریم کا اعجازِ بیان، مصنفہ: ڈاکٹر عائشہ عبدالرحمٰن بنت الشاطی، مترجم: محمد رضی الاسلام ندوی، ناشر: دارالکتاب مارکیٹ غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور، صفحات: ۳۶۸، قیمت: ۱۵۰ روپے

قرآن مجید کے علوم ومعارف کا کینوس ہمارے تخیل سے بھی زیادہ بہت زیادہ وسیع ہے، اندازہ لگایئے، بعثت نبوی سے لے کر اب تک چودہ سو سال کا ایک طویل زمانہ گزرا اور مختلف عہدوں میں قرآن مجید کی تفسیر وتشریح کے حوالہ سے حیرت انگیز تحقیقات ہوئیں، سورہ فاتحہ سے سورۃ الناس تک مکمل تفاسیر لکھی گئیں، اس کے علاوہ قرآن مجید میں وارد علوم و فنون میں سے ہر علم وفن پر تحقیقی کتابیں بھی شائع ہوئیں، لیکن اس حوالہ سے اب تک کسی بھی کاوش کو حرفِ آخر نہیں کہا جاسکتا۔ قرآن کا اعجازِ بلاغت بھی ایک ایسا موضوع ہے، جس پر فن بلاغت کے نامور رمز شناسوں نے مستقل کتابیں لکھیں اور اپنے زاویۂ نگاہ سے قرآن کے نظامِ بلاغت پر روشنی ڈالی، لیکن وحی الٰہی کے اس پہلو پر بھی، قدیم وجدید بے شمار تحقیقی کاوشوں میں سے کسی بھی کاوش کو حتمی نہیں کہا جاسکتا۔ ابھی یہ سلسلہ رکا نہیں، تحقیق وریسرچ، مقالات اور محاضرات کی صورت میں اس موضوع پر اب بھی بہت لکھا جارہا ہے، زیر بحث موضوع کو نئے زاویہ سے پرکھا جارہا ہے اور قرآن کے معجزانہ اسلوب بیان کی پوشیدہ خوبیوں اور نئے پہلوؤں کو اجاگر کر کے انفرادی اور اجتماعی کاوشوں کے نتیجہ میں دادِ تحقیق دی جارہی ہے۔

مصر کی نامور مصنفہ ڈاکٹر عائشہ عبدالرحمٰن نے بھی قرآن کے معجزانہ اسلوب پر تحقیقی مقالات لکھے ہیں، جن کا مجموعہ ''الإعجاز البیاني في القرآن الکریم'' کے نام سے چھپ کر شائع ہو چکا ہے، زیر تبصرہ کتاب اس کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ محمد رضی الاسلام ندوی نے کیا ہے، ترجمہ رواں ہے۔ البتہ متن کے بیسیوں عربی لفظ جا بجا اردو ترجمے میں ٹانکے گئے ہیں، جس سے نفس مضمون کے سمجھنے میں کوئی دشواری تو نہیں ہو رہی، لیکن متبادل اردو الفاظ کے استعمال سے ترجمہ زیادہ بامحاورہ ہو جاتا۔ جیسا کہ بتایا ڈاکٹر عائشہ عبدالرحمٰن مصر کی نامور مصنفہ ہیں، ان کا شمار عربی کے اچھے نثر نگاروں میں بھی ہوتا ہے، زیر تبصرہ کتاب میں مصنفہ نے حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کے اعجاز بیانی پر ایک اچھوتے انداز میں تحقیق کی ہے، وہ قاری کو ایسی معلومات اور نکات سے روشناس کرتی ہیں، جو یقیناً متقدمین کے سرمایہ کتب میں نہیں مل سکتے۔ ظاہر ہے ڈاکٹر عائشہ نے زیر بحث موضوع پر متقدمین اور متاخرین کی تحقیقات سے بھی استفادہ کیا ہے، چونکہ وہ خود صاحب